

ایک پہاڑ اور گلہری

کوئی پہاڑ یہ کہتا تھا اک گلہری سے
ذرا سی چیز ہے، اس پر غرور! کیا کہنا!
خدا کی شان ہے ناچیز، چیز بن بیٹھیں!
تری بساط ہے کیا میری شان کے آگے؟
جو بات مجھ میں ہے، تجھ کو وہ ہے نصیب کہاں!
کہا یہ سن کے گلہری نے، منھ سنبھال ذرا
جو میں بڑی نہیں تیری طرح تو کیا پروا
تجھے ہوشرم، تو پانی میں جا کے ڈوب مرے
یہ عقل اور یہ سمجھ، یہ شعور! کیا کہنا!
جو بے شعور ہوں یوں باتمیز بن بیٹھیں!
زمین ہے پست مری آن بان کے آگے
بھلا پہاڑ کہاں، جانور غریب کہاں!
یہ کچی باتیں ہیں دل سے انھیں نکال ذرا!
نہیں ہے تو بھی تو آخر مری طرح چھوٹا



ہر ایک چیز سے پیدا خدا کی قدرت ہے کوئی بڑا، کوئی چھوٹا، یہ اس کی حکمت ہے
 بڑا جہان میں تجھ کو بنا دیا اُس نے مجھے درخت پہ چڑھنا سکھا دیا اُس نے
 قدم اٹھانے کی طاقت نہیں ذرا تجھ میں نری بڑائی ہے خوبی ہے اور کیا تجھ میں
 جو تو بڑا ہے تو مجھ سا ہنر دکھا مجھ کو یہ چھالیا ہی ذرا توڑ کر دکھا مجھ کو
 نہیں ہے چیز ننگی کوئی زمانے میں
 کوئی بُرا نہیں قدرت کے کارخانے میں

اقبال

معنی یاد کیجیے

غور	:	گھمنڈ
شعور	:	سمجھ، عقل
سِساط	:	حیثیت
پست	:	نیچا، گرا پڑا
آن بان	:	شان و شوکت، رکھ رکھاؤ
نصیب	:	قسمت، تقدیر
قدرت	:	طاقت، خدا کی شان
حکمت	:	عقل مندی، خدا کی مرضی
نری	:	صرف
ہنر	:	کمال
ننگی	:	ناکارہ، جو کسی کام کی نہ ہو

سوچیے اور بتائیے

1. پہاڑ نے گلہری سے کیا کہا؟
2. پہاڑ نے اپنی بڑائی کن باتوں سے ظاہر کی؟
3. گلہری نے پہاڑ کی باتیں سن کر کیا کہا؟
4. گلہری میں کیا خوبی ہے جو پہاڑ میں نہیں ہے؟
5. خدا کی حکمت کن باتوں سے ظاہر ہوتی ہے؟

خالی جگہ کو بریکٹ میں دیے ہوئے صحیح لفظ سے بھریے

1. تجھے ہو شرم، تو ————— میں جا کے ڈوب مرے (دریا، پانی)
2. خدا کی شان ہے ناچیز چیز ————— بیٹھیں (بُن، کر)
3. تری بساط ہے کیا میری ————— کے آگے؟ (آن، شان)
4. بھلا پہاڑ کہاں، جانور ————— کہاں؟ (غریب، امیر)
5. نہیں ہے تو بھی تو آخر مری طرح ————— (موٹا، چھوٹا)
6. ہر ایک چیز سے پیدا خدا کی ————— ہے (عظمت، قدرت)
7. کوئی ————— نہیں قدرت کے کارخانے میں (برا، بڑا)

نیچے دیے ہوئے لفظوں کو جملوں میں استعمال کیجیے

شرم غرور شعور نصیب قدرت حکمت طاقت

واحد الفاظ سے جمع بنائیے

چیز نصیب گلہری خوبی غریب درخت جانور حکمت

ان لفظوں کے متضاد لکھیے

بے شعور باتمیز خوبی پست زمین غریب چھوٹا

مصرعوں کو مکمل کیجیے

1. ذرا سی چیز ہے، اس پر غرور! کیا کہنا
2. جو بے شعور ہوں یوں باتمیز بن بیٹھیں
3. کوئی بڑا، کوئی چھوٹا، یہ اس کی حکمت ہے
4. بڑا جہان میں تجھ کو بنا دیا اس نے
5. نہیں ہے چیز نئی کوئی زمانے میں

لکھیے

پہاڑ اور گلہری کی گفتگو اپنی زبان میں لکھیے

غور کرنے کی بات

- لفظ چیز کے معنی تو آپ جانتے ہی ہیں۔ لیکن شاعر نے اس نظم میں لفظ ”ناچیز“ استعمال کیا ہے۔ اس کا مطلب ہے جس کی کوئی عزت یا حیثیت نہ ہو۔
 - لفظ ناچیز انکسار اور عاجزی کا اظہار کرنے کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسے ناچیز کی کیا مجال جو آپ کے سامنے زبان کھولے۔ لفظ ”ناچیز“ کا استعمال ہمیشہ اپنے لیے ہی استعمال کیا جاتا ہے۔
- تدریسی اشارے : اس نظم کو ڈرامائی انداز میں بھی پڑھا جاسکتا ہے۔